ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لانیوالا اکیلا اخبار

یہدی اللہ لنورہ من یشاء

نور

ایڈیٹر شیخ محمد یوسف

جلد ۱۸

نمبر ۱۵

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیاں اور برکات ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت ظاہر کرنا۔

(۲) سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا۔

(۳) دیگر مذاہب کے حملوں کا کامل اور جواب دینا۔

(۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط و مستحکم کرنا۔

... روپیہ (۳ر)
... روپیہ بارہ آنہ (۱۲؍)
... روپے (۲؍)
... پانچ روپیہ (۵ر)
... ۸ شلنگ۔

نور قادیان ضلع گورداسپور رجسٹرڈ ایل ۴۰۶
بخدمت شریف منشی غلام حیدر صاحب
جلوںڈی راہوالی گجرانوالہ
Jal wandi Rah

KHILAFAT LIBRARY

نور کی خبر لو

تمام ہندوستان میں نور ہی ایک ایسا اخبار ہے جو اس پرآشوب وقت میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کو کماحقہ ادا کر رہا ہے۔ اس کی عمدہ لکھائی چھپائی کاغذ مضامین کو دیکھ کر شائد آپ میں سے اکثروں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوتا ہوگا۔ کہ اس کی اشاعت ہزاروں تک پہنچی ہوئی ہوگی۔ سو آج میں اس حقیقت کو ناظرین کے سامنے بے نقاب کرتا ہوں۔ کہ نور ۵۶۰ چھپتا ہے۔ ۲۵ کاپیاں دفتر میں فائل کے لئے رکھی جاتی ہیں۔ ۔ ۴۰ کاپیاں اخبارات کے تبادلہ میں جاتی ہیں۔ باقی ۴۹۵ خریداروں کے نام لاکھ کوشش کرو۔ انہیں سے ۹۰ یا ۹۰ ایسے ہیں۔ جنہیں نادہندہ کہیں یا وعدہ شکن یا بے وفا بہرحال وہ جو کچھ ہیں۔ ہیں۔ باقی رہے دیگر صرف ۔۔۴ قیمت ادا کرنے والے رہ جاتے ہیں۔ جن کی قیمت ایک ہزار دو سو بنتی ہے۔ برخلاف اسکے ذرا نور کے موجودہ ماہواری اخراجات پر نظر ڈالئے۔ قیمت کاغذ عہ لکھائی عہ طباعت ۱۸ ٹکٹ عہ الاؤنس دفتری صہ الاؤنس محرر عہ کرایہ دفتر صہ سٹیشنری عہ متفرق ے ر امرتسر سے قادیان تک کرایہ۔ بلٹی وغیرہ) جملہ ایک سو سات روپے ماہوار۔ اور اگر ایڈیٹر کا خرچ بھی جو رات دن سر سٹروں کی طرح لگا رہتا ہے۔ کم از کم ۵۰ ماہوار ہی خیال کر لیا جائے۔ تو پھر ماہوار ۱۵۷ یا ایک ہزار آٹھ سو چوراسی روپے سالانہ ۱۸۸۴ اور بالمقابل اس کے آمدنی صرف بارہ سو روپیہ سالانہ رہ گیا دوسرے الفاظ میں چھ سو چوراسی روپے ۶۸۴ نقصان۔ حالانکہ ہر ایک پہلو میں کفایت شعاری کو مقدم رکھا جاتا ہے۔ اور پھر یہ حالت ہے۔ اگر اس وقت تک چل رہا ہے۔ تو محض جناب حضرت حکیم میر سعادت علی صاحب کے ایثار سے جو اس غازی پرچہ کی اعانت کے لئے ۵۰ ماہوار عطا فرما رہے ہیں۔ ورنہ اس کا ایک دن کیلئے بھی قائم رہنا مشکل ہے۔ نور کی لکھائی چھپائی کاغذ اور ترتیب مضامین آپ کے سامنے ہیں۔ آریوں اور سکھوں کی طرف سے جسقدر اعتراضات ہوتے ہیں۔ نور ان سب اعتراضات کا نہ صرف معقولیت کے ساتھ جواب ہی دیتا ہے۔ بلکہ اسلام کا روشن چہرہ مخالفین کے سامنے پیش کر کے انہیں اسلام کا گرویدہ بناتا ہے۔ چنانچہ نور کو یہ بجا فخر ہے کہ وہ باوجود اپنے محدود وسائل کے پھر بھی اکثر معاندین اسلام کی ذہنیت کو بدل چکا ہے۔ اور اس غبار آلود زمانہ میں جبکہ کفر اپنی پوری طاقت کے ساتھ اسلام پر حملہ آور ہو رہا ہے۔ ایسے پرچوں کی جسقدر ضرورت ہے وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ لہذا دوستوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس نازک وقت میں نور جیسے مجاہد اور غازی پرچہ کی اعانت کے لئے فی الفور آگے بڑھیں۔ اور اگر زیادہ نہیں تو کم از کم ہر ایک خریدار ایک ایک نیا خریدار بھی پیدا کر دے۔ تو نور کی مالی مشکلات کا سوال ایک ہفتہ کے اندر اندر طے ہو سکتا ہے۔ بھلا ایک خریدار کا پیدا کرنا بھی کچھ مشکل ہے۔ وہ کون سے خریدار ہونگے جن کے ایک دو دوست نہ ہوں۔ اور پھر وہ کون سے دوست ہونگے۔ جنہیں نور جیسے مجاہد پرچہ کی خریداری کے لئے کہا جائے۔ اور وہ انکار کر دیں۔ صرف توجہ اور ہمت کی ضرورت ہے۔

دوستو۔ اگر آپ اشدھی اور سنگھٹن کی طغیانی کو نہ نشین دیکھنا چاہتے ہو۔ تو آؤ نور کی مدد کو بڑھو۔ ورنہ اگر ہم اب بھی ہوش نہیں کریں گے۔ تو خدا جانے ہمیں کیا کچھ دیکھنا پڑے۔ ۔ خدا کے لئے ایسا اس سستی کو ترک کرو۔ اور اپنی ہمت کا ایسا ثبوت دو۔ کہ میں دوسرے پرچہ میں بیسیوں نہیں سینکڑوں معاونین نور کے نام پیش کر سکوں۔ جسے دیکھ کر دشمن کی ہمت ٹوٹ جائے۔ اور نور پہلے سے بھی زیادہ دم خم کے ساتھ جہاں ایک طرف مخالفین کے اعتراضوں کا دندان شکن جواب دے۔ وہاں دوسری طرف ان کے سامنے اسلام کا منور چہرہ پیش کر کے انہیں اسلام کا والا و شیدا بنائے۔

نوٹ:۔ خط وکتابت کرتے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل ارشاد مشکل ہے

... شیخ محمد یوسف پبلشر نے نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم ط

KHILAFAT LIBRARY

زندگی چاہئے ہو یا موت

اسوقت تک تبلیغ اسلام کے اہم فرض کی ادائیگی کے متعلق ہندوستان میں جو مسلمانوں سے کوتاہی سرزد ہوئی۔ قدرت اسے کبھی معاف نہیں کرے گی۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اشدھی کے کوڑے اب خواب خرگوش میں سونے والے مسلمانوں کو نہایت بے دردی سے جگا رہے ہیں۔ بادی النظر میں تحریک اشدھی بلاشبہ ایک سخت تکلیف دہ چیز ہے۔ مگر سہ

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

اگر مسلمان اس خطرہ کی گھنٹی سے اب ہی بیدار ہو جائیں تو بقول پنجابی "ڈلے ہوئے بیراں دا اجے بھی کچھ نہیں وگڑیا" یعنے زمین پر گرے بیروں کا اب بھی کچھ نقصان نہیں ہوا۔ کیونکہ قدرت نے جس وسیع القلبی سے اسلام کی اشاعت کے لئے سہولتیں مہیا کی ہیں۔ دنیا کے اور سب مذاہب اس سے تہی دست ہیں۔ مثلاً دنیا میں اس وقت درحقیقت دو ہی تبلیغی مذاہب ہیں۔ عیسائیت اور اسلام عیسائیت خواہ اصولی لحاظ سے کچھ ہی ہو۔ مگر اب اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ عیسائیت کے موجودہ ضوابطی فرع انسان کے دماغوں سے ابدیل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ عیسائیوں میں ہی کالے اور گورے کی تعریف نمایاں رنگ میں موجود ہے۔ باقی رہا آریہ سماج سو ہر ایک انسان جو ذرا بھی توجہ سے آریہ سماج کا مطالعہ کریگا۔ وہ ضرور اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ آریہ سماج درحقیقت کوئی تبلیغی مذہب نہیں ہے۔ بلکہ ایک سیاسی رَو ہے۔ جو زیادہ تر مسلمانوں کی دین کی طرف سے بے توجہی اور تبلیغ کی طرف سے بے پرواہی سے پیدا ہوئی ہے کیونکہ ہندوازم میں ورن آشرم یا ذاتی تفریق کا سوال جب تک موجود ہے۔ تب تک کوئی معقول پسند اسے تبلیغی مذہب کہنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا جن کے ہاں یہ لکھا ہو کہ شودر کو دھرم کا اپدیش نہ کرو۔ اُسے عقل نہ سکھلاؤ۔ اور اگر شودر اونچی ذات والوں کے نام لیکر بُلائے تو اس کے منہ میں دس اُنگل گرم لوہا ٹھونس دو۔ اب ایسے مذہب کو کون تبلیغی مذہب کہہ سکتا ہے۔ بحالیکہ ان شودر کہلانے والوں کو برہمن اور کھشتری وغیرہ جمع تر تیج کے لحاظ سے اپنا ہی کیوں نہ کہتے ہوں۔ دور کیوں جاؤ۔ اسوقت ہندوؤں میں زیادہ اصلاح کا دم بھرنے والی تو آریہ سماج ہی ہے (۱) کیا آریہ سماج اشدھ شدھ ہوں کے لئے کوئی ورن مقرر کرنے کے لئے تیار ہے (۲) اور اگر چار ورنوں میں سے کوئی ورن مقرر کرنے کے لئے تیار ہے۔ تو پھر وہ کونسا ورن ہے۔ (۳) تو پھر کیا جو ورن آریہ سماج مقرر کریگی۔ ہندوؤں کے دوسرے فرقے تو الگ رہے۔ کیا خود آریہ سماج کے پرانے ممبر اس نو وضع ورن کے ساتھ کھان پان اور رشتے ناطے کرنے کے لئے تیار ہونگے۔ مثلاً اگر آریہ سماج چند اشدھ شدھ ہوں کو کھشتری ورن دیتی ہے۔ تو پھر کیا آریہ سماج کے وہ ممبر جو نسلاً بعد نسل اپنے آپ کو کھشتری ورن سے منسوب کرتے چلے آرہے ہیں۔ وہ ان نو وضع کھشتریوں کے ساتھ اپنے رشتے ناطے کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یا ہونگے۔ (۴) اگر ہیں تو کیا آریہ سماج ایسے لوگوں کے ناموں کی اشاعت کرنے کے لئے تیار ہوگی۔ رشتہ ناطہ سے لینا اور دینا دونو مراد ہیں محض لینا نہیں۔ آریہ سماج کی پچھلی ہسٹری بتلا رہی ہے۔ کہ آریہ سماج کی یہ اشدھی ایک وقتی نمائش سے بڑھکر اور کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ اگر کسی کو کھشتری ورن نقلی طور پر دے ہی دیا جاتا ہے۔ تو کوئی آریہ کھشتری اسے اپنانے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا اور اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ کہ کسی سٹیشن پر لوگوں کو فسٹ یا سیکنڈ کلاس کا ٹکٹ تو کرایہ وصول کرکے دیدیا جاتا ہے مگر مسافر بیچارے پڑے پلیٹ فارم پر ہی دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ اور کوئی انہیں سیکنڈ کے کمرہ میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اور اسی لے دے میں گاڑی روانہ ہو جاتی ہے۔ اور مسافر بیچارے منہ دیکھتے کے دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ اب صاف ظاہر ہے۔ کہ ایسی سیکنڈ کلاس کی ٹکٹ نے ان بدقسمت مسافروں کو کیا فائدہ دیا۔ اور ایسے ٹکٹ ایک روپی کے پرزہ سے بڑھکر ان مسافروں کے لئے کوئی کام کے ثابت ہوئے۔ کرایہ بھی دیا اور دھکے بھی کھائے اور کامیابی بھی نہ ہوئی۔ اس سے تو تھرڈ کلاس ہی ان لوگوں کے لئے بہتر تھی۔ جس میں وہ بلا روک ٹوک سوار تو ہو سکتے تھے۔ ٹھیک یہی حالت آریہ سماج کی تحریک اشدھی کی ہے۔ اشدھ ہونے والوں نے اپنا سابق مذہب بھی چھوڑا۔ رشتہ داروں سے الگ بھی ہوئے۔ لواحقین سے بھی چھوٹے۔ مگر ہاتھ میں سوائے ایک دو لڈو کے اور کچھ بھی نہ آیا۔ حالانکہ یہ ایک دو آنے کے لڈو انہیں گھر میں ہی بدوں کسی زحمت کے میسر آ سکتے تھے ایسے ہی موقعہ پر کہا کرتے ہیں۔ کہ

گئے دونوں جہان سے پانڈے
نہ حلوہ ملا نہ مانڈے

آہ تیلی بھی کیا اور پھر روکھا کھایا۔ برخلاف اسکے الحمدللہ اسلام میں یہ بات نہیں۔ اسلام ایک یونی ورسل مذہب ہے۔ اس میں کوئی فرقہ نہیں۔ اگر آج ایک بھنگی مسلمان ہوتا ہے تو اسکے بھی وہی حقوق ہیں۔ جو ایک ہزار سال کے مسلمان کی ہیں۔ وہ مسلمانوں کے ساتھ ایک برتن میں کھا پی سکتا ہے وہ بے تکلف مسجد میں جاکر ایک بادشاہ کے پہلو بہ پہلو کھڑا ہوکر نماز پڑھ سکتا ہے۔ اور کوئی اُسے روک نہیں سکتا۔ کہ تم تو بھنگی سے مسلمان ہوئے ہو۔ اور تمہیں کیا حق ہے کہ تم آج مسلمان ہوکر ایک بادشاہ کے دوش بدوش کھڑے ہو سکو۔ مسلمانوں میں کالے گورے کی کوئی تمیز نہیں۔ شودر دیش۔ کھشتری۔ برہمن کا کوئی جھگڑا نہیں۔ سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ اور حقیقی معنوں میں اسلام دنیا کے لئے ایک عالمگیر رحمت ہے۔ قدرت نے اسلام کے خمیر میں ہی ایسی باتیں رکھدی ہیں۔ کہ وہ اقوام کی اقوام کو ہضم کرتا چلا جائے۔ اور ڈکار تک نہ لے۔

مگر جب مسلمان ہی ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے رہیں۔ تو پھر لوگ اسلام کی برکات اور فیوض سے آگاہ ہوں تو کیسے۔ اگر کوئی شخص اپنے قیمتی ہیروں کو اپنے صندوق میں بند کر چھوڑے۔ اور پھر یہ شکایت کرے۔ کہ دیکھو صاحب میرے پاس نہایت اعلٰے درجہ کے ہیرے ہیں۔ مگر کوئی قدردان نہیں۔ تو سوائے اسکے کہ ایسے شخص کی عقل پر رو دیا جائے اور کیا ہو سکتا ہے۔ یہی حال مسلمانوں کا ہے۔ اسلام

ہزار درجہ اچھا ہی۔ مگر جب تک ہم لوگوں کے سامنے اسلام کی بشارات اور برکات کو پیش نہ کریں۔ لوگ کیا سمجھ سکتے ہیں۔ کیا مسلمان سینے پر ہاتھ دھر کر کہہ سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے کبھی ہندوستان میں تنظیمی رنگ میں تبلیغ اسلام کے لئے سعی سے کام لیا ہرگز نہیں۔ اگر مسلمان اس طرف ذرا بھی توجہ کرتے۔ تو آج مسلمانوں کو یہ روز بد دیکھنا نہ پڑتا میں نے سب سے اول سنہ ۱۹۰۹ء میں خام عقیدہ مسلمانوں مثلاً ملکانوں وغیرہ کو پختہ بنانے کے لئے اور اچھوتوں میں تبلیغ کے لئے ایک زبردست آواز اُٹھائی اور پے در پے بیسیوں مضامین لکھے۔ اسوقت جو کام ایک پیسے سے ہو سکتا تھا۔ غالباً آج ایک دو روپے سے بھی نہ ہو مگر خیر اگر

صبح کا بھولا شام کو گھر آ جائے

تو اُسے بھولا نہ کہنا چاہیئے۔ اگر اب بھی مسلمان کمر ہمت چُست کر لیں۔ اور ایک تنظیمی رنگ میں اشاعت اسلام کے اہم فرائض کی بجا آوری کے لئے ہمہ تن مصروف ہو جائیں تو بلاشبہ چند سالوں میں ہی نقشہ پلٹ سکتا ہے۔ اور ہندوستان اسلامی برکات سے مالامال ہو سکتا ہے۔ اگر مسلمانوں نے اب بھی سستی سے کام لیا۔ تو سمجھ لو۔ کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے بُرے دن آ گئے۔ مسلمانوں کے متعلق وطنی دوستوں کے جو ارادے ہیں۔ وہ آج کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ قابو پانے پر یہ وطنی دوست مسلمانوں کے ساتھ اس سے بھی بدتر سلوک کرنے سے دریغ نہیں کرینگے۔ جو ہسپانیہ نے کبھی مسلمانوں سے کیا۔ اسوقت مسلمانوں پر یہ بڑے آزمائش کے دن ہیں۔ درحقیقت اسوقت ہندوستان میں مسلمانوں کے سامنے

زندگی یا موت کا سوال ہے۔

اگر اس نازک وقت میں بھی مسلمانوں نے وقت آپ کو نہ سنبھالا تو پھر ایسے بُری طرح قدم اُکھڑیں گے۔ کہ جن کا کہیں ٹھکانا نہیں۔ پیشتر اس کے کہ یہ منحوس دن ہم مسلمانوں کو دیکھنا پڑے۔ اس سے پہلے ہمیں اپنی سب توجہ ہندوستان میں تبلیغ اسلام کے لئے وقف کر دینی چاہیئے۔ اور ہندوستان جو درحقیقت بحیثیت مجموعی اسوقت محض ہماری سستی سے اسلامی برکات سے محروم ہے۔

[illegible]ن کو اسلامی فیوض اور برکات سے مالامال کر [illegible] ہیئے۔ اب رہا یہ سوال کہ ہندوستان میں تبلیغ کر [illegible] ذرائع زیادہ موثر اور نتیجہ خیز ہو سکتے ہیں۔ سو [illegible] شد اکے متعلق میں اپنے آئندہ مضمون میں روشنی ڈالوں گا [illegible] ناظرین انتظار کریں۔

KHILAFAT LIBRARY

شذرات

سوامی دیانند کا طرز عمل

کسی عمدہ بات کے معلوم ہونے پر پہلے خراب بات کو چھوڑ کر عمدہ کو اختیار کر لینا بلاشبہ ایک عمدہ صفت ہے۔ مگر جلدی جلدی ایک کو چھوڑ دوسرے کو اختیار کرتے جانا یقیناً یہ بات عدم استقلال پر دال ہے۔ لالہ لاجپت رائے صاحب نے جو سوامی دیانند صاحب کے سوانحعمری سنہ ۱۸۹۸ء میں لکھی تھی۔ اسکے صفحہ ۱۳۰ پر تحریر فرماتے ہیں۔

”ہم کو اچھی طرح سے معلوم ہے۔ کہ سوامی دیانند سرسوتی نے اپنی زندگی میں بہت سی دفعہ رائیں تبدیل کیں۔ ایک وقت تھا۔ کہ وہ بقول خود شیومت کے پرتی پارک (پیرو) تھے۔ اور رودراکش اور کنٹھی مالا پہناتے تھے۔ پھر ایک وقت آیا کہ اس کا کھنڈن کرنے لگے۔ ایک وقت تھا۔ کہ وہ (دیکھو مباحثہ چاندپور) ابدی موکش (دائمی نجات) کو مانتے تھے۔ اور یقین کرتے تھے۔ کہ موکش پائی ہوئی آتما پھر دیہہ دھارن نہیں کرتی۔ پھر وقت آیا۔ کہ انہوں نے اپنی رائے کو تبدیل کر لیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ کس کو معلوم ہے۔ کہ اگر وہ زندہ رہتے۔ تو اپنی بقایا عمر میں اور کیا رائیں تبدیل کرتے...... ایسی صورت میں کون کہہ سکتا ہے۔ کہ سوامی دیانند سرسوتی سب ودیاؤں میں نپھرانت (منزہ من الخطاء) تھے“

تناسخ اُڑ گیا

ایک بن باسی صاحب۔ ۲۱ اپریل کے آریہ گزٹ میں رگوید منڈل ۱ سوکت ۹۴۔ منتر ۱۵ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ ”پربھو (خدا) کی کرپا (مہربانی) کے بغیر تو کچھ مل ہی نہیں سکتا..... دنیا کی تمام طاقتیں سارا جاہ و جلال ہمراہ ہو لیکن اگر ایشور کی کرپا ہمراہ نہ ہو۔ تو سارا کھیل بگڑ جاتا ہے“ اب اس مذکورۃ الصدر اصول کی موجودگی میں تناسخ کا کچھ نہیں رہتا۔ تناسخ اور خدا کا فضل دو متضاد چیزیں ہیں۔ کیونکہ آریہ سماج کا یہ عقیدہ ہے کہ جو کچھ ہمیں اس جنم میں اچھے بُرے پھل مل رہے ہیں۔ یہ سب گذشتہ اعمال کا نتیجہ خدا اس میں نہ رتی بھر کم اور نہ زیادہ کر سکتا ہے تو گویا آریہ سماج کی مذہبی ڈکشنری میں خدا کے فضل کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ ہاں قرآن پاک کی ایک سطر سطر اور حرف حرف میں اللہ کے فضل و کرم کا جلوہ نمایاں پائینگے۔ تو اب آریہ گزٹ کے خدا کی کرپا کے لئے گیت گانے کے واسطے ہم ویدک دھرم کی جے بولیں۔ یا اللہ اکبر کا نعرہ بلند کریں۔ انصاف آریہ گزٹ پر ہی رہا۔ اس نظریہ کی موجودگی میں کوئی انکار کر سکتا ہے۔ کہ اسلام کے عالمگیر اصول آہستہ آہستہ ویدک دھرم پر حاوی نہیں ہو رہے ہیں۔

قدرت کے کھیل

ابھی ۱۴ اپریل کا آریہ گزٹ لکھتا ہے۔ کہ

”اب یہ ہندو آریہ سماج کی مہربانی سے مسلمان بننے کے نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کو انکے آبائی ویدک دھرم کی طرف لے آئیں گے“ خدا کی قدرت دیکھئے جہاں ۲۱ اپریل کے پرچہ میں آریہ گزٹ نے یہ بڑ ہانکی تھی وہاں ۲۸ اپریل کے پرچہ میں اپنے آریہ نامہ پنڈت ستیہ دیو جی مہاراج کے مع بال بچوں کے مسلمان ہو جانے پر ایک کالم کا ماتمی نوٹ لکھنا پڑا۔ قدرت نے کیسا ہاتھوں ہاتھ بدلہ دیا۔ سچ ہے۔

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

تہذیب کا انوکھا معیار

نانگے سادھوؤں کا ذکر ہم اپنے گذشتہ پرچہ میں ہی کر چکے ہیں۔ اب ۲۸ اپریل کا آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ

”ناگوں میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی گھس چکی ہے۔ جو تہذیب دھرم۔ آچار (نیک چلنی) کا کوئی خیال نہیں کرتا۔ اور وہ .... (یہاں سے ہم نے آریہ گزٹ کے نامناسب الفاظ کو حذف کر دیا ہے) سے طرح طرح کے کھیل کھیلتے ہیں مثلاً شہتیر اُٹھا لینا ڈیڑھ من کا وزنی پتھر اٹھا لینا وغیرہ“

نوٹ۔ تو گویا دوسرے الفاظ میں بقول آریہ گزٹ اگر ننگا

یہ ناجائز حرکات نہ کریں۔ تو پھر باوجود انکے مادر زاد برہنہ رہنے کے بھی انکی تہذیب پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ حالانکہ ننگے رہنا ہی تہذیب کے دامن پر کلنک ہے۔ لہذا اگر آریہ گزٹ کے ایڈیٹر صاحب ناگوں میں تہذیب دہرم اور آچار کے دیکھنے کے آرزومند ہیں۔ تو انہیں سب سے اول انکے ناگہ پن کے برخلاف ہی آواز اٹھانی چاہیئے۔

مخالف کی شہادت ہم تو آریہ سماج کے ہمدرد اور خیرخواہ ہیں۔ اور انشاء اللہ رہینگے۔ مگر آریہ سماج بلاشبہ ہمیں اپنا دشمن سمجھتا ہے۔ خیر یہ اپنی اپنی سمجھ ہے۔ بہرحال احمدیوں کو اپنا دشمن سمجھنے والا آریہ سماج کا پرکاش اپنے یکم مئی کے اشو میں لکھتا ہے۔ کہ

"احمدیوں کی ہمت قابل داد ہے۔ کہ جس جگہ انہوں نے قدم رکھا۔ پیچھے نہیں ہٹایا"

احمدی دوستو غور کرو۔ اور تو اور مخالف بھی آپ کے متعلق کیا رائے رکھتا ہے۔ سچی بات تو یہ ہے۔ کہ اسوقت اپنوں اور بیگانوں سب کی نظریں احمدیوں پر ہیں۔ لہذا احمدیو آگے بڑھو۔ اور تمام ہندوستان کو اسلامی نور سے منور کر کے جہاں خدا کے فضل کے وارث بنو۔ وہاں لوگوں کی اس حسن ظنی کو بھی چار چاند لگادو۔

آوازِ خلق سکھ۔ برہمو۔ دیو سماجی۔ یہودی۔ عیسائی۔ مسلمان تو آریہ سماج سے نالاں تھے ہی۔ مگر اب انکے ساتھ سناتن دہرمیوں کا بھی اضافہ ہوگیا ہے چنانچہ اسکے متعلق اور تو اور خود ۲۸ اپریل کا آریہ گزٹ ہی لکھتا ہے۔ کہ میلہ کنبھ پر "ایک سناتنی پنڈت نے یہاں تک کہدیا۔ کہ سناتنیوں کا دشمن اور کوئی نہیں۔ صرف آریہ سماج ہی ہے" ہمارا یہ ہمدردانہ مشورہ ہے۔ کہ اب وقت آگیا ہے۔ کہ آریہ سماج کم از کم اپنی موجودہ روش پر تبصرہ کرے۔ اور اس کے بعد اپنے لئے ایسا طرز عمل بنائے جس سے ہمسایہ اقوام سے کسی قسم کا تعرض اور تصادم نہ ہو کیونکہ جب ہم نے ایک ہی ملک میں پہلو بہ پہلو رہنا ہے۔ تو پھر کیوں نہ صلح اور آشتی سے رہا جائے۔ جس سے ہمارا مستقبل خوشگوار بن سکے۔

کیا شیر پنجاب تشریح کریگا؟ سکھوں کا اخبار شیر پنجاب لکھتا ہے کہ

" حال ہی میں عین اسوقت جب میو[ں]... میں لوگ بے حد معروف تھے۔ ایک مرزائی ... سکھوں اور مسلمانوں کو بھی آپس میں بھڑ[انے کی] ... شرانگیز کوشش کی گئی جس کا خوش قسمتی سے کو[ئی اثر نہیں] ہوا۔ مگر ہم مرزائی حضرات سے سوال کر[تے ہیں] کہ کیا حضرت مرزا صاحب کو چودہویں صدی میں اس [لئے] مامور کیا گیا تھا۔ اور کیا اب انکے زیادہ تر بڑے بڑے حواریوں کا اس بدنصیب ملک میں فتنہ انگیزی کے سوا اور کوئی اور بھی کام ہے۔ خدا کے لئے اس قسم کی باتوں سے باز آؤ"

KHILAFAT LIBRARY

اس نوٹ کے درج کرنے کے بعد جس کے سیاق وسباق جہاں احمدیوں کے لئے نہایت دلسوز اور دلخراش الفاظ سے کام لیا گیا ہے ہمنے نظر انداز کر دیا ہے۔ ایڈیٹر صاحب شیر پنجاب سے یہ پوچھتے ہیں۔ کہ کیا وہ از راہ کرم اس کی تشریح کرینگے۔ کہ بقول انکے کسی مرزائی نے سکھوں اور مسلمانوں کو آپس میں بھڑا دینے کی کونسی نہایت شرانگیز کوشش کی۔ اگر شیر پنجاب کے ایڈیٹر صاحب اس کی تشریح نہیں کرینگے۔ تو پھر لوگوں کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جائیگا کہ اس "نہایت شرانگیزی" کا اصل مصداق کون ہے۔

دہریت اور آریت کا رشتہ جناب شردھانند صاحب آنجہانی اور پروفیسر رام دیو صاحب بارہا اس امر کا اخبارات کے ذریعہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے کئی ذمہ وار ممبر نہ ویدوں پر یقین رکھتے ہیں۔ اور نہ خدا پر۔ مگر یہ کسی کے وہم میں بھی نہ آسکتا تھا۔ کہ آریہ سماج کے چوٹی کے لیڈر بھی دہریت کے رنگ میں رنگین ہو سکتے ہیں۔ اسوقت میرے تعجب کی کوئی حد نہ رہی جب میں نے یکم مئی کے پرکاش میں آریہ سماج کے مشہور لیڈر پنڈت گورودت صاحب آنجہانی کے متعلق یہ پڑھا کہ

"گو پنڈت جی اسوقت آریہ سماج کے سرگرم ممبر تھے۔ تاہم ناستکتا (دہریت) کے بھاؤ (اثرات) کبھی کبھی انکے ہردہ (دل) میں جاگ اُٹھتے تھے" جن الفاظ کو ہم نے جلی کر دیا ہے

وہ خصوصیت سے قابل غور ہیں۔ کیا اس کی موجودگی میں یہ کہنا بے جا تو نہ ہوگا۔ کہ "گر ہمیں مکتب واست ایں ملا کار طفلاں تمام خواہد شد" دراصل جب تک آریہ سماج میں خدا کے ساتھ روح اور مادہ کی ازلیت کا گورکھ دہندہ قائم ہے۔ تب تک یہ کہنا کہ آریہ سماج بہ حیثیت مجموعی کبھی دہریت سے آزاد ہو سکیگی۔ بہت مشکل ہے۔

مراسلات

اچھے بھائیوں کے اچھے کام ۳ اپریل کے نور میں برادرم بابو غلام محی الدین صاحب احمدی پوسٹل کلرک منٹگمری آباد کا خط متعلقہ چلہ گرو نانک صاحب واقعہ ملتان چھپا تھا۔ اس کے جواب میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ

بزرگوار محسن و مکرم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔

اخبار نور کا پرچہ ملا۔ چلہ حضرت نانک صاحب کا حال پڑھکر خوشی ہوئی۔ کیونکہ آپ نے میرا خط لفظ بلفظ طبع فرمایا۔ میں واقعی آپ کے ہاں کام کر چکا ہوں۔ آپ نے میری خواہش پوری کی۔ میں بوجہ ڈیرہ نانک کا باشندہ ہونے کے حضرت باوا نانک کا محب ہوں۔ اور حضرت گورو نانک صاحب سے مجھے خاص اخلاص ہے۔ ایک اخبار کسی کے نام مفت جاری کر دیں۔ اور قیمت بذریعہ وی پی وصول فرماویں۔

(آپکا چرن دھوڑ غلام محی الدین احمدی پوسٹل کلرک)

نور۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ آپ کی طرف سے جناب سردار پردمن سنگھ صاحب ایم۔ اے ڈاکخانہ چک سنگت ضلع منٹگمری کے نام ایک سال کے لئے اخبار نور جاری کر دیا گیا۔ "اچھے بھائیوں کے اچھے کام" اسی کو کہتے ہیں۔ اگر با قصد اچھے بھائی پیدا ہو جائیں۔ جو اپنی گرہ سے چندہ ادا کر کے مستحق آریہ و سکھوں کے نام اخبار نور جاری کرا سکیں۔ تو پھر نور کی تبلیغ کو اور بھی چار چاند لگ سکتے ہیں۔ یہ سطور میں لکھ ہی رہا تھا۔ کہ ڈاک وصول ہوئی۔ اور آپکی طرف سے ایک صاحب اور خریدار بنے۔

جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

نور کی مدد کیوں ضروری ہے جناب ڈاکٹر عبدالعزیز خان صاحب بشیری میڈیکل

آفیسر چاریار ضلع فارس سے لکھتے ہیں۔ کہ

واجب التعظیم جناب ایڈیٹر صاحب اخبار نور سلمکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج عالی میں نے ضروری سمجھا۔ کہ اس کڑے وقت میں جبکہ آریہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مقدس دین کو مٹانے کے لئے مجموعی طاقتوں کے ساتھ میدان میں جمع ہو رہے ہیں۔ آپ اور جملہ احباب کی توجہ تبلیغ کی طرف مبذول کراؤں۔ اس میں شک نہیں کہ ہمارے مجاہدین مدت مدید سے اس کار خیر میں مشغول ہیں۔ مگر مجلس مشاورت کے نئے پروگرام نے ہماری ذمہ داریوں کو بہت حد تک بڑھا دیا ہے جب تک قوم اور اس کے کارکن اس کام کو خاص اہمیت دیکر ہاتھ نہ بڑھائیں گے۔ اسوقت تک نمایاں کامیابی کا نصیب ہونا مشکل ہے۔ قوم کو چاہیئے۔ کہ سلسلہ کے جرائد کی توسیع اشاعت کی طرف خاص توجہ کرے۔ اور سب سے زیادہ توجہ اخبار نور پر دے۔ کہ شدھی و سنگھٹن کا مقابلہ اس کے ذریعہ نہایت حسن و خوبی سے ہو سکتا ہے۔ اخبار بین احباب اس امر سے خوب واقف ہیں۔ کہ نور نے جو نمایاں خدمات سلسلہ کے لئے کی ہیں۔ قوم نے انکی چنداں قدر نہیں کی۔ بے شمار آریہ اور سکھ نور کے پڑھنے سے اپنی ذہنیت کو تبدیل کر چکے ہیں۔ اور بہت ہیں جو اسی نور سے روشنی حاصل کر کے تاریکی سے نکلنا چاہتے ہیں۔ اگر اسوقت قوم نے نور کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ نہ کی تو میں یقینی طور سے کہہ سکتا ہوں۔ پھر اس سے عمدہ موقع میسر نہیں آئیگا۔ ہمارے مخالفین پورے زور سے مقابلہ پر آمادہ ہیں۔ اسوقت ہمارا فرض ہے کہ نور کو مالی مشکلات سے رہا کر کے اسے پوری ہمت کے ساتھ مقابلہ کے لئے حریف کے بالمقابل کھڑا کریں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا تماشہ دیکھیں۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جو فضلوں کا وعدہ جماعت احمدیہ کے لئے دیا گیا۔ وہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے انعام کو جذب کرنے کے لئے تیار کرتے ہیں۔ لا تقولون مالا تفعلون پر عمل کرتا ہوا ایک خریدار پیش خدمت کرتا ہوں۔"

نور۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ڈاکٹر صاحب شروع سے ہی نور کے ہمدرد رہے ہیں بحالت طالبعلمی میں ہی انہوں نے بیسیوں خریدار پیدا کئے اگر دوسرے دوست بھی ڈاکٹر صاحب کی نیک مثال کو اختیار کریں تو پھر گلہ ہی کیا۔

KHILAFAT LIBRARY

ویدک دھرم اور اسلام

جب خدا تعالےٰ کے نبی اس کے پیارے اور پسندیدہ دین کی تائید و نصرت کے لئے دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں۔ اور سچے دین کی بے نظیر اور بے شمار خوبیاں لوگوں پر واضح کرتے ہیں۔ تو باقی مذاہب والے بھی یہی کوشش کرتے ہیں کہ ان بے نظیر خوبیوں کا منبع اگر کوئی ہے۔ تو وہ صرف ہمارا ہی مذہب ہے۔ آج کل اسلام کی ترقی کے آثاروں کو اور بے نظیر اور تر و تازہ نشانوں کو دیکھ کر تمام مذاہب نے عموماً اور سماجی دوستوں نے خصوصاً یہی رویہ اختیار کیا ہے کہ اگر کوئی ایسا عالمگیر مذہب ہے۔ کہ جس پر عمل کر کے ہر ایک امیر ہو یا غریب فقیر ہو یا بادشاہ نجات حاصل کر سکتا ہے۔ اور ہر ایک طبقہ اور ہر ایک ملک کے باشندے ہر زمانے میں آسانی سے عمل کر سکتے ہیں۔ تو وہ صرف ویدوں کی ہی پاک تعلیم ہے۔ جس پر عمل کرنا نہایت ہی آسان ہے۔ لیکن جب ذرا سا بھی غور کیا جائے۔ تو ان کا یہ دعوی اور مدعی سُست اور گواہ چست والی مثال سے ذرا بھی زیادہ طاقت نہیں رکھتا۔ ہم دعوی سے کہتے ہیں۔ کہ اگر کسی مذہب کو یا کسی کتاب کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ جس پر عمل کر کے ہر ایک امیر و غریب گداگر اور شہنشاہ یکساں ہی نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ یا وہ کتاب جس پر ہر طبقہ یا ہر ملک یا ہر زمانہ میں عمل ہو سکتا ہے۔ وہ صرف مذہب اسلام ہے جس نے نہ صرف دعوے ہی کیا۔ بلکہ دلائل بھی دیئے ہیں۔ سو اب ہم دو اصولوں پر جو دونوں مذاہب یعنے آریہ سماج اور اسلام میں ضروری ہیں۔ ہر دو مذاہب کی کتب سے اسپر روشنی ڈالتے ہیں۔ تاکہ احباب آسانی سے فیصلہ کر لیں۔ کہ آیا حقیقی طور پر یہ فخر کس کو حاصل ہے۔ اسلام کو یا ویدک دہرم کو۔ فی المحال ہم دو اصول لیتے ہیں۔ ایک نکاح جو امور دنیاوی میں اشد ضروری ہے۔ اور دوم عبادت جو امور دینی کی روح یا نجات پانے کا راستہ۔ پہلے ہم نکاح کو لیتے ہیں۔ کہ ویدک دہرم نے کہانتک اس میں آسانی کی ہے۔

کس قسم کی عورت سے شادی کرنی چاہیئے

سوامی دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش کی ایڈیشن پنجم کے چوتھے سمولاس کے صفحہ ۸۸ بحوالہ منو سمرتی ادھیائے ۳ منتر ۸ ویدوں کی تعلیم درج کرتے ہیں۔ کہ کس قسم کی عورت سے شادی کرنی چاہیئے۔

نہ زرد رنگ والی نہ ادہک انگی نہ مرد سے زیادہ لمبی نہ زیادہ طاقتور۔ بیمار نہ وہ ....* نہ بھوری آنکھوں والی۔ نہ بکواس کرنے والی۔ سدا رکش یعنی اچھوتی۔ بھرنی یعنے روہنی دٹی ابوتی یائی چتری وغیرہ نام والی نہ ہو۔ تلسیا گیندا گلابی۔ چنبہ چنبیلی وغیرہ پودوں کے نام والی۔ گنگا۔ جمنا۔ ندی کے نام والی۔ چانڈالی وغیرہ نیچ نام والی۔ بندھیا ہمالیہ پاربتی وغیرہ پہاڑ نام والی۔ کوکلہ مینا وغیرہ پرند نام والی۔ ناگنی بھجنگا سانپ نام والی۔ مادھو داسی میراں داسی خدمتگار نام والی۔ اور بھیم کماری چنڈکا کالی ڈراؤنے نام والی۔ لڑکیوں سے شادی نہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ نام خراب اور دیگر اشیاء کے ہیں۔

کس قسم کی لڑکی سے شادی کرنی چاہیئے

پسندیدہ ہو۔ جسکا نام عمدہ جیسے سکھدا یشودھا وغیرہ ہو اور ایسی عورت کے ساتھ بیاہ کرنا چاہیئے۔ ۱۱ منتر ۳۔ کہیئے جناب صاحب کیا اس ویدک تعلیم پر ہر ایک طبقہ کے لوگ آسانی سے عمل کر سکتے ہیں۔ اور کیا یہی اس کے عالمگیر ہونیکا نشان ہے۔ ذرا غور فرمائیے۔ کہ جب اس پوتر مذہب نے زرد رنگ والی یا مرد سے زیادہ طاقتور اور مذکورۃ الصدر ناموں والی وغیرہ وغیرہ عورتوں سے شادی کرنا منع قرار دیا ہے۔ تو فرمائیے۔ کہ ایسی عورتوں کے لئے کسقدر مشکلات ہیں۔ اور یہ عالمگیر دہرم ان مشکلات کا کیا حل بتلاتا ہے۔ اور اگر کوئی حل نہیں۔ تو پھر عالمگیر نہ رہا۔ آریہ سماج یورپ میں بھی تبلیغ کے خواب دیکھ رہا ہے اور اگر اپنی قسمت کے پھوٹے یعنی یورپ کے چند افراد آریہ بن جائیں۔ تو پھر وہ کیا کریں کیونکہ یعنی یورپ میں زیادہ عورتیں زرد رنگ والی اور بھوری آنکھوں والی ہوتی ہیں۔ وہ بغیر شادی کے تمام زندگی کیسے بسر کریں۔ کیا اسی بنا پر آپ لوگ ویدک دہرم کا جھنڈا یورپ اور امریکہ اور عرب و

---

* اس مضمون میں جہاں نقاط لگائے گئے ہیں۔ وہاں نام
الفاظ تھے جو حذف کر دیئے گئے۔ تفصیل دیکھنے کا شوق ہو تو آر
کی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش دیکھو جسکا حوالہ مضمون میں دیا گ

میں گاڑنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ سماجی دوستو یہ ایسی تعلیم ہے۔ کہ جس پر عمل کرنا نہ صرف ناممکن بلکہ محال ہے۔ پھر بتائیے کہ کیا ایسی تعلیم من جانب اللہ ہو سکتی ہے۔ اب ہم مذہب اسلام میں دیکھتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ امراۃ مومنۃ ان وھبت نفسھا (احزاب رکوع ۵) یعنے عورت ایمان والی اگر بخش دے اپنی جان کو ۔

پھر فرمایا و احل لکم ما وراء ذالکم ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین (نساء) یعنے انکے سوا جو کہ ہمنے پہلے حرام بیان کی ہیں یعنے تمہاری مائیں بہنیں وغیرہ باقی سے نکاح جو کہ بدکار نہ ہوں۔ اور پردے میں رہنے والیاں یعنے وہ عورتیں جو نیک بخت اور ایمان والیاں ہوں ان سے نکاح کر لیا کرو۔ سبحان اللہ کیسی ہی آسان تعلیم ہے کہ جسنے تھوڑے ہی لفظوں میں سب فیصلہ کر دیا۔ کہ مومن نیک عورت ہو بدکار نہ ہو۔ انکے نکاح اور بدکاروں سے پرہیز کرو۔ (ذرا غور فرماؤ کہ یہاں خدا تعالےٰ نے کسی رنگ یا اور کسی بات کا لحاظ نہیں رکھا۔ اگر ہے تو صرف یہی قید کہ ایمان والی ہو۔ اور خاوند کے حکموں کو ماننے والی اور فرمانبردار ہو۔ سماجی دوستو ذرا انصاف کی نظر سے خود فرماؤ۔ کہ اسلام نے جو شرط رکھی ہے۔ یعنی ایماندار ہوگی۔ سو دیکھو یہ کیسی عالمگیر تعلیم ہے۔ خواہ بھوری آنکھ والی ہو یا کالی جو بیاہے ہو مگر صالحہ ہو۔ خواہ کسی رنگ کی ہو۔

KHILAFAT LIBRARY

”کثرت ازدواج اور آریہ سماج“

یہ مضمون عزیز مبارک احمد خلف منشی محمد الدین صاحب محرر مقبرہ بہشتی کا ہے ۔ نور کو یہ بجا فخر ہے۔ کہ اس نے قوم کے لئے عمدہ سے عمدہ مضامین نویس اور نامہ نگار پیدا کئے جنہوں نے اپنی پہلی مشق نویسی شروع کی اور نور نے انہیں خندہ پیشانی سے خوش آمدید کہا۔ جن کے وجود اسوقت قوم کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوئے ہیں۔ اگرچہ اسکے بعد ان دوستوں نے نور کی طرف بہت ہی کم توجہ فرمائی۔ نو آموز مضمون نویس کے صحت کے لئے جسقدر ایڈیٹر کو زحمت گوارا کرنی پڑتی ہے وہ ایڈیٹر کے اپنے مضمون سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ مگر ایڈیٹر نور نے اپنے عزیزوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ہمیشہ اس زحمت کو بخوشی برداشت کیا ہے۔ کیونکہ بغیر اسکے قوم کے لئے اچھے مضامین نویس پیدا ہونے بہت مشکل ہیں۔ ایڈیٹر۔

اسلام وہ کامل اور مکمل مذہب ہے جس کا ہر ایک اصول قاعدہ ہر ایک بات اپنے اندر بے انتہا حکمتیں اور مصلحتیں رکھتی ہے اور جس کسی بات کا اسلام نے فیصلہ کر دیا ہے۔ وہی عین عقل اور فطرت کے مطابق ہے۔ لیکن افسوس کہ دیگر مذاہب کو گلشن اسلام کا ہر ایک پھول ہی ان کی آنکھوں میں خار نظر آتا ہے۔ اسلام نے جس مصلحت اور حکمت اور ضرورت کے لئے چار بیویوں تک کرنے کی اجازت دی ہے۔ وہ آجکل کسی سے پوشیدہ نہیں ہے لیکن پھر بھی متعصب لوگ اس پر اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ اسلام کے اس مسئلہ پر اول اعتراض کرنیوالے عیسائی ہیں۔ جن کو اب خوب تجربہ ہو چکا ہے۔ کہ جو کچھ اسلام نے بتایا ہے۔ وہی درست ہے۔ ان سے دوسرے درجہ پر آریہ سماجی ہیں۔ وہ تو کہتے ہیں۔ کہ ایک سے زیادہ شادیاں کرنا بہت بڑا مکروہ کام اور بہت بڑا جرم ہے۔ اور اس سے پتی برت دھرم ٹوٹ جاتا ہے۔ یعنے آریہ سماجیوں کے نزدیک ایک سے زیادہ شادیاں کرنا قطعی ناجائز یا اس کے قریب قریب ہے۔ مگر آریہ سماج ایک طرف جھک گیا ہے اور اپنی دھن میں بہت دور چلا گیا ہے جوش میں اسے معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ جس ٹہنی پر میں تیر چلا رہا ہوں۔ اس پر بیگانے ہی نہیں۔ بلکہ اپنے ہی بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہندو دھرم میں ایک سے زیادہ بیویاں کرنے والے راجہ مہاراجہ ہی نہیں بلکہ پنڈت اور رشی وغیرہ بھی شامل ہیں۔

(۱) کشپ رشی جو نہایت ابتدائی زمانہ میں گذرے ہیں۔ ایک مشہور رشی تھے ۔ دو بیویوں کے خاوند تھے ۔ ایک کا نام دیتی تھا۔ اور دوسری کا نام ادیتی۔ (۲) راجہ دشرتھ کی تین رانیاں تھیں۔ کوشلیا۔ کیکئی۔ اور سومترا۔ ان تینوں رانیوں سے چار لڑکے۔ شری رام چندر مہاراج بھرت جی۔ لکشمن جی اور سترگن جی پیدا ہوئے۔

(۳) دیجے ایک بڑے رشی گذرے ہیں۔ انہوں نے ایک چھوڑ دو چھوڑ تین چھوڑ چار چھوڑ ایک سو بیویاں کی تھیں۔ اور ان کی ایک بیوی سے کروڑ رشی پیدا ہوئے۔

(۴) ایک ایسے رشی جو ویدک دھرمی رشیوں میں بہت بڑے [illegible]ئے ہیں۔ اور جن کی دو بیویاں۔ گارگی اور میترئی تھیں اور ان دونوں عورتوں کے علم و فضل کے مدایح کی آج تک یہ قوم مداح ہے۔ آپ کا نام نامی مہرشی یاگولکیہ ہے۔

(۵) پھر سب سے بڑے رشی تری کرشن مہاراج جی جن کے متعلق سناتنی کہتے ہیں۔ کہ انکی ہزاروں بیویاں تھیں۔ لیکن آریہ سماجی بھی ان کی ایک سے زیادہ بیویاں ہونے کے امر واقع سے انکار نہیں کر سکتے۔ پھر انکے علاوہ ان کے والد صاحب نے ایک ہی وقت میں سات بیویاں کیں۔ اور سب سے چھوٹی رانی سے کرشن جی مہاراج پیدا ہوئے۔

(۶) پھر مہاتما بدھ کے پتا کی دو بیویاں تھیں۔ جو سگی بہنیں تھیں۔ یہ تو نمونے کے طور پر چند ویدک دیوتاؤں اوتاروں اور رشیوں کے حوالجات دیئے گئے ہیں۔ ورنہ سینکڑوں اور ہزاروں ایسے ہی اور حوالجات پیش کئے جا سکتے ہیں۔ حوالجات مذکورہ سے ہی پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ ہر زمانہ میں پیروان وید کے ہر ایک طبقہ میں بلا لحاظ رتبہ و مرتبہ کثرت ازدواج کا دستور رائج تھا۔ اور وہ اس رواج کو ویدوں کے رو سے ہی دھرم مانتے آئے ہیں۔ آجکل بھی اسی قسم کے کئی واقعات ملتے ہیں۔ اور انہیں ہر طرح جائز سمجھا جاتا ہے۔ اور ان کی اولاد جائز سمجھی جاتی ہے۔ لیکن برخلاف اسکے نیوگ کبھی بھی ہر دلعزیزی حاصل نہیں کر سکا۔ اس سے ہی اندازہ لگالو کہ کثرت ازدواج اور نیوگ میں کونسا طریق فطرت صحیحہ سے اپیل کرتا ہے اور کس کا رواج زیادہ ہے۔

ہندوستان کے اچھے دن کسطرح آ سکتے ہیں

پیارے مترو۔ میں بھارت کا فرزند ہوں اور پشتہا پشت سے یہی مقدس دھرتی میرا مسکن ہے۔ رام اور کرشن کا خون میری رگوں میں دوڑ رہا ہے۔ ان مقدس وجودوں کے کارنامے مجھے معلوم ہیں۔ ان کا عروج اور ان کے کمال مجھ پر ظاہر ہیں۔ اسوقت کی بھارت ورش کی تباہی اور ذلت میرے دلکو زخمی کر رہی ہے۔ میں ایک لمبے عرصہ کے غور اور فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ یہ ملکی ذلت و ادبار سنگھٹن اور شدھی کے ذریعہ سے دور نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ طریق تو ملک کے امن کو خراب کر کے اس مرض کو اور بھی بڑھا رہا ہے

شہر بشہر کی لڑائیاں اور دنگے فساد اس پر شاہد ہیں۔ بفرض محال اگر شدھی اور سنگھٹن اسقدر کامیاب ہو کہ بھارت میں کوئی بھی غیر ہندو نہ رہے۔ تو بھی یہ ذلت دور نہیں ہو سکتی۔ کیا آپ کو معلوم نہیں۔ کہ ایسے زمانہ میں جبکہ بھارت کے اندر ایک ہی غیر ہندو نہ تھا۔ مسلمان ملک میں گھس آئے تھے اور سینکڑوں سال ہم پر حکمران رہے تھے۔ اور کروڑوں کو اپنے اندر جذب کر لیا تھا۔ کیا اس واقعہ سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ شدھی یا سنگھٹن کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ جس کے ہوتے ہوئے بھی ہم ذلیل ہو چکے ہیں۔ شکست کھا چکے ہیں۔ محکوم ہو چکے ہیں۔ ایک دفعہ کے آزمائے ہوئے طریق کو بار بار آزمانا عقلمندی نہیں ہے۔

پیارے بھائیو! بھارت ورش کی بہتری اور بہبودی چاہنے والو تھوڑا سا غور اور فکر سے کام لو۔ ابھی معلوم ہو جائیگا کہ ہمیں کامیابی کس طریق سے ہو سکتی ہے۔ بھلا یہ تو بتاؤ۔ کہ جب اس بھارت کے اندر ایک ہی غیر ہندو نہ تھا (یعنے جو بات سنگھٹن اور شدھی سے چاہتے ہو۔ وہ بات حاصل تھی) بلکہ اس ہندوستان میں بڑے بڑے راجے زبردست افواج اور بہادر سورما راجہ اور مہاراجہ موجود تھے۔ جو ہر قسم کے فنون جنگ سے ماہر اور زر و جواہر سے مالامال تھے۔ گھوڑوں اور رتھوں سے آراستہ پیراستہ تھے۔ اور دوسری طرف مسلمان تعداد میں کم۔ غریب اور بے وطن ہر قسم کے ساز و سامان سے تہیدست اور درویشانہ حالت میں تھے۔ بلکہ کوئی بھی ظاہری اسباب کا تسلی بخش انتظام نہ تھا۔ تو پھر وہ کونسی کمی ہمارے اباؤ اجداد کے اندر تھی اور کس بات کی زیادتی مسلمانوں کی بے سرو سامان جماعت کے اندر تھی۔ جو ہمارے لئے ناکامی اور ذلت اور مسلمانوں کے لئے کامیابی اور بامرادی اور عزت اور غلبہ کا باعث ہوئی۔ سوچو اور غور و فکر سے کام لو اور میری التجا بھی سن لو۔ پیارے بھائیو بھارت ماتا کے سپوتو میرا درد مند دل مجھے یہی فتوے دیتا ہے۔ کہ اس مسلمانوں کی غریب اور بے کس جماعت نے اس لئے کامیابی حاصل کی تھی۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے برابر نہ ذات میں کسی کو ٹھہراتی تھی نہ صفات میں کسی کو برابری کا درجہ دیتی تھی۔ اور ہمارے آباؤ اجداد کرشن اور رام چندر کے دھرم کو چھوڑ کر پیارے خدا کے ساتھ ذات اور صفات میں دوسروں کو شریک ٹھہراتے تھے۔ بعض تو جیو اور پرکرتی کو مع انکے خواص کے انادی مان کر [torn]ب کو عمر میں پیارے ایشور کے برابر گردانتا کیسا [torn]۔ جو پیارے اور بے مثل معبود کی شان میں روا رکھا [torn]ں کے نتیجہ میں ہم خود ہی ذلیل ہوئے۔

اس وقت بھارت ورش ایک ایسی گورنمنٹ کا محکوم ہے جو د[torn]ہی تو رام اور کرشن اور فاتح مسلمانوں سے متفق نہیں لیکن کرم میں وہ بڑی حد تک اسی راہ پر گامزن ہے اور رعایا کی بہبودی اور خوشحالی اور آزادی اور تعلیم کے فکر میں روز دن رات غرق ہے۔ عدل اور انصاف اسکا ہر آن معمول ہے اور وہ کامل صداقت کی طرف چلتی ٹرین سے بھی تیزی کے ساتھ جا رہی ہے۔

اگر بھارت بھومی کا کوئی درد رکھتے ہو۔ اگر اپنی ترقی کا خیال تمہارے ہردے کے اندر ہے۔ اگر عزت اور وقار کی زندگی چاہتے ہو۔ اگر حضرت کرشن اور حضرت رام چندر کے زمانے کے عروج کی خواہش رکھتے ہو تو تمام قسم کے شرک سے پاک ہو جاؤ۔ خواہ شرک فی الذات ہو یا فی الصفات ہو۔ خواہ جیو اور پرکرتی کو انادی مع خواص کے مان کر اپنے تئیں خدا کے عمر کے برابر رکھنے والا کی قسم کا شرک ہو۔ اس سے الگ ہو جاؤ۔ تمہاری نجات کی راہ سوا اسکے اور کوئی نہیں ہے۔ اور گوہر مراد ہاتھ آنے کا کوئی ذریعہ اس کے سوا نہیں پاؤ گے۔ اپنے خیر اندیش جان نثار کی آواز کو سنو۔ اسوقت اگر مجھے معلوم ہوتا۔ کہ فلاں طریق سے آپ لوگوں کو یقین آ جائیگا۔ کہ میں تمہاری بہتری کے لئے جان دینے کو تیار ہوں۔ تو میں اسی طریق کو اختیار کرتا۔ میرا یہ مخلصانہ مشورہ کیا بلکہ عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ اس طریق کو اختیار کر کے بھارت ورش کی ذلت کو دور ہونے دو۔ اللہ تعالےٰ میری اس آواز کو محقق صداقت کے متلاشی لوگوں تک پہنچا کر ان کی تسلی کا باعث بنائے۔

(خاکسار۔ بدرالدین (عرف بدر بخش) راجپوت از قادیان)

KHILAFAT LIBRARY

کثرت ازدواج اور طلاق

(از جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد خانصاحب پنشنر)

(گذشتہ سے پیوستہ)

میرے دوست کی یہ رائے بالکل درست ہے ہنیری زندگیاں ایسی کشمکش میں پڑی ہیں۔ مگر یہ سیدھی راہ چھوڑ کر (سپاریٹ یا علیحدگی) کی دوسری راہ اختیار کی جاتی ہے۔ کیا (سپاریٹ) طلاق کی ایک دوسری صورت نہیں ہے۔ اور جن مشکلات کا طلاق کی صورت میں عائد ہونیکا اندیشہ ہے اس صورت میں اونکا ہجوم اوس سے بھی زیادہ تر خطرناک نہیں ہوتا۔ ایک عورت خاوند سے جدا رہ کر گزار لیتی ہے۔ اور جس طرح چاہتی ہے۔ زندگی بسر کرتی ہے۔ دوسری طرف خاوند جدا دن پورے کرتا ہے۔ ہندوستان میں دوسری صورت (۴۸۸) ضابطہ فوجداری کی ہے۔ غور کرنے والے سوچ سکتے ہیں۔ کہ ان دونوں صورتوں میں سے ایک کے متعلق علیحدگی (طلاق) کے مقابلہ میں کس قدر سہولتیں ہیں۔ میری رائے میں تو وہ مستقل فیصلہ (طلاق) بہ نسبت ان غیر مستقل فیصلوں کے زیادہ امن بخش اور قطعی ہے اس میں ایک دفعہ جھگڑا چک جاتا ہے دوسری صورتوں میں ہاہواٰ مصائب اور تکالیف کے دور دونوں کی زندگی ایک مسلسل وبال میں ڈالتا ہے۔ اور ایسے بد قسمت باقی دنوں کے واسطے مستقل طور پر کوئی تجویز اور کوئی سبیل ہی نہیں سوچ سکتے۔ بحث مباحثہ اور نکتہ چینی کے دائرہ سے جدا ہو کر یہ باتیں سوچو تو سہی اور پھر کہو کہ ایسی بد قسمت انسانی زندگیوں پر ان کا اثر کیا اور کیسا ہوتا ہے۔ ذرا ایسے بد قسمت مصیبت زدہ مردوں اور عورتوں کی فہرست تو بنا کر دیکھو۔ کہ اون کی تعداد ہمارے ہی اور گرد کس قدر ہے۔ اور قیود سوسائٹی سے الگ ہو کر اون سے پوچھو۔ کہ تمہاری زندگیاں کیونکر گزرتی ہیں۔ اور نفس کی نیرنگیاں تمہیں کیا کیا تماشا دکھاتی ہیں۔ اور تم ایسی حالات کسی علاج کے بھی خواہاں ہو یا نہیں۔

تمہیں ایسے لوگوں کے درد بھرے جوابات میں سے پتہ لگ جاویگا۔ کہ ان کی زندگیاں کن مشکلات میں گزرتی ہیں۔ اور کسی علاج کا نہ ہونا انکے لئے کیسا خوفناک ہے۔ یورپ کی سرزمین میں جو آئے دن نکاح یا شرائط نکاح کی کتر بیونت ہوتی رہتی ہے۔ اس کا موجب سوائے اس کے اور کیا ہے۔ کہ بعض زندگیاں بعض مشکلات کے پیش کرنے پر اپنے قوانین اور دینی شرائع میں کوئی موزون علاج نہیں پاتیں۔ آخر گھبرا کر دائرہ انسانیت سے ہی نکل جاتی ہیں۔ دیکھو امریکہ کے مارمن فرقہ نے رہ رہ کر یہ قانون بنا لیا ہے۔

کہ صرف چند سالوں کے واسطے عقد نکاح کیا جایا کرے۔ اگر میل رہا تو پھر مدت بڑھائی جاوے۔ ورنہ معاہدہ فسخ کر کے دونوں آزاد ہو جاویں۔ اب ہم یہ کہکر یہ کہانی ختم کرتے ہیں۔ کہ

KHILAFAT LIBRARY

اسلام نے اختیاری رنگ میں جو علاج بتایا ہے۔ اوسکے سوائے اور اس سے بہتر کوئی شریعت اور کوئی قانون کوئی دوسرا علاج بتا ہی نہیں سکتا۔ اور کوئی فطرت اس کے بغیر کوئی سبیل نہیں سوچ سکتی۔ ایک ضدی معترض کا دل اور ضمیر بھی اس کی تائید اور تصدیق کرتا ہے۔ گو وہ زبان سے اس کا اعتراف نہ کرے۔ جب کسی وقت بدقسمتی سے کوئی معترض ایسی مشکل میں پڑتا ہے۔ تو پھر اوسے ہوش آتا ہی اور وہ رو رو کر اسلام ہی کی طرف رجوع لاتا ہے۔ آخیر پر ہمیں یہ کہنا چاہیئے۔ کہ

اسلامی نقطہ خیال سے یہ دونوں اجازتیں اپنے ساتھ ایک سخت ذمہ واری بھی رکھتی ہیں۔ جس کا وزن کرنا خود فریقین کے ذمہ ہے۔ اور قرآن اس ذمہ داری کو صراحت سے بیان کرتا ہے۔ اور اوسے ایک وزنی اور سخت ذمہ واری قرار دینے میں تامل نہیں کرتا۔

یہ اجازتیں محض ایک مشغلہ نہیں ہیں۔ بلکہ ایک آخری تدبیر اور آخری علاج۔ جو لوگ ایسا علاج کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ان کا بڑا فرض یہ ہے۔ کہ وہ خود اس ذمہ داری کی مشکلات کا وزن کریں۔ اور بردباری و استقلال و درگزر کی ضرورت پر بھی غور کریں۔ اگر وہ پہلے معاہدات کو بُردباری اور درگزر سے نباہ سکتے ہیں۔ اور اُن کی گزران ہو سکتی ہے۔ تو قرآن یا اسلام انہیں کسی سخت یا مشکل عمل پر آمادہ نہیں کرتا۔ اور نہ ان پر زور ڈالتا ہے۔ زندگی ان کی ہے۔ اور اپنی زندگی کی واقعی سہولتوں کا بہ نسبت دوسروں کے ان ہی کو علم ہو سکتا ہے۔

جیسے معاہدہ کرنا شروع میں ایک ذمہ واری رکھتا ہے۔ ایسے ہی ایک معاہدہ کا توڑنا بھی ایک ذمہ داری رکھتا ہے۔ محض مشغلہ کے طور پر یا محض شہوانی اغراض کے تابع یہ اجازتیں نہیں دی گئی ہیں۔ اور نہ ان صورتوں میں اسلام ان کا حامی ہے۔ شہوانی اغراض کی صورت میں ان اجازتوں سے استفادہ قرآنی اور اسلامی اغراض کے صریح مخالف ہے یا یہ کہ جس رنگ میں قرآن اور اسلام استفادہ کی ۔۔۔ ہے۔ وہ رنگ چھوڑ دیا جاتا ہے۔ فتدبر۔

ماخوذات

مُسلمانوں کی تبلیغی غلطیاں

(جناب مرزا سلطان احمد صاحب پنشنر ای۔ اے۔ سی کے قلم سے)

گو قرآن مجید میں حسن وصیت سے یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اے مسلمانو تم میں سے ایک ایسا گروہ بھی ہونا چاہیئے۔ جو کل انسانوں کو ہر ایک امر میں ضروریات اخلاق اور مذہب کی تبلیغ کرتا ہے۔ اسکے ساتھ ہی یہ بھی ارشاد ہوتا ہے۔ کہ اپنے رب کے راستہ کی طرف ملائمت اور خوبی کے ساتھ لوگوں کو دعوت دو اور اس طریق پر ان سے مناظرہ اور گفتگو کرو۔ کہ جو نہایت اچھا اور احسن طریق ہو۔

اگر ہم غلطی نہیں کرتے۔ تو تواریخی اور روایتی رنگ میں ہمیں کوئی ایسا زمانہ مسلمانوں میں گذرا ہوا نظر نہیں آتا۔ کہ جس میں خصوصیت کے ساتھ مسلمان بادشاہوں یا مسلمان حکمرانوں نے ان آیات بالا کے مطابق تبلیغی دعوت کی ہو یا اس کی نسبت کوئی عوفی نوٹس دیا ہو۔ یہ ایک پہلی غلطی ہے۔ جو مسلمان حکمرانوں اور بادشاہوں کی طرف سے ہوتی آئی ہے دوسری غلطی مسلمان علمائے کرام کی طرف سے اب تک چلی آتی ہے۔ ہم اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ اکثر مولوی صاحبان خصوصاً صوفی صاحبان نے اس مرحلے پر بہت کچھ توجہ کی۔ اور بعض تاجروں اور سیاحوں نے بھی بعض حصص دنیا میں جا کر بہت کچھ حصہ لیا۔ لیکن عام طور پر مولوی صاحبان بجائے اسکے ہمیشہ تفرقہ اندازی اور فرقہ بازی میں مشغول رہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جو کچھ تبلیغی کوششوں کے تحت ہو سکتا تھا وہ نہ ہو سکا۔ یہ تو خدا کی قدرت ہے۔ کہ باوجود اسقدر سُستی کی بھی اسلام دنیا میں برابر ترقی کرتا رہا۔

تبلیغ کا دوسرا ڈھنگ یہ تھا۔ کہ جہاں جہاں مسلمان گئے۔ وہاں انکو چاہیئے تھا۔ کہ اب تک بھی ضرورت ہے۔ کہ ان ممالک اور ان قوموں میں جو جو مذہب اور جو جو مختلف فرقے مذاہب کے پائے جاتے رہے۔ ان کی بابت ابتدائی اور انتہائی تشخیص اور تنقید کی جاتی۔ مثلاً ہندوستان میں مسلمان اب تک جس حیثیت اور جس رنگ میں رہتے چلے آتے ہیں۔ انکا فرض تھا۔ کہ مختلف مذاہب ہندوستان کے اندرونی فرقوں اور زائد شاخوں کی بابت ضمنی تحقیقات سے کام لیتے۔ افسوس ہے کہ اب تک ہمارے مولوی صاحبان اس طرف متوجہ نہیں ہوئے۔ اگر متوجہ ہوتے۔ تو اسکا نتیجہ یہ نہ ہوتا۔ کہ اب تک لاکھوں کی تعداد میں اچھوت قومیں اثر اسلام سے باہر رہتیں۔ اور وہ ہندوؤں کے فرقے جو اسلام سے قریباً ملحق ہیں۔ مثلاً سکھ اور پرنامی وغیرہ وغیرہ اسلام سے باہر رہتے۔ اور ان پر اثر نہ ہوتا۔ ہمیں مولوی صاحبان کی فتوے بازی نے تباہ کر دیا۔ اگر بجائے فقہ کی پیچیدہ بحثوں اور حدیث کے طول طویل جھگڑوں کے ہم ہندوستان کے مذاہب کی بابت زیادہ تر وسعت کے ساتھ تحقیقات کرتے۔ اور بجائے اسکے کہ ہم قرآن مجید کی طویل تفسیروں سے کام لیتے۔ اس ارشاد ادع الی سبیل ربک کی طرف توجہ کرتے۔ تو اب تک اسکا جو نتیجہ ہوتا۔ وہ ایک بڑی کامیابی سے کم نہ ہوتا۔ اب بھی اگر ہم اندرونی جھگڑوں سے باز رہ کر اس ارشاد ادع کی طرف متوجہ ہو کر عملی پہلو لیں۔ تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ مثلاً اسوقت تک صدیوں سے لیکر جو ایک فرقہ پرنامی نامی ہندوستان کی سرزمین میں پایا جاتا ہے۔ اس کی بابت باوجود اس کے وہ قرآن مجید اور اسلام کے بہت ہی قریب واقع ہوا ہے۔ مسلمانوں نے خصوصیت سے کوشش اور توجہ نہیں کی۔ چاہیئے تھا۔ کہ ایسے فرقوں کی بابت دعوت اور تبلیغ خاص طور پر ہوتی رہتی۔ جس کا نتیجہ سوائے فائدے کے اور کچھ نہ تھا۔ ہم نے انکو اب تک ان کے رنگ میں چھوڑ رکھا ہے۔ حالانکہ وہ ہمارے قریب تر ہیں۔ مثلاً فرقہ پرنامی کے گرنتھ میں ایک شعر ہے ؎

کافر تس کو آکھیئے برحق ؛ جو محمد پر لاوے شک

اس فرقے کے گرنتھ کا نام کل جمع صاحب ہے۔ جس میں ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر ایک اعلےٰ پایہ پر کیا گیا ہے۔ کہ رسول کریمؐ سب سے افضل ہیں۔ اس میں محمد مہدی کی پیشگوئی بھی کی ہے۔ اس میں یہ بھی درج ہے۔ کہ نرا یعنے بغیر رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے کے کوئی شخص نجات نہیں پا سکتا۔ اس میں دو نظمیں بھی ایسی ہیں۔ جن میں حضرتؐ کی

کی شان کا ذکر کیا گیا ہے۔ (۱) محمد سلیمان (۲) بیان ...
کتاب میں حشر نشر کا بھی ذکر کیا ہے۔ ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ جو کچھ ہمارے گرنتھ میں لکھا ہے۔ درست ہے۔ کہتے ہیں حضرت اورنگ زیب علیہ الرحمۃ کی بھی اس میں بہت کچھ کی ہے۔

یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ کہ ہمیں ابتک حکم نہیں ملا۔ کہ ہم اپنے گرنتھ صاحب کو عام طور پر شائع کریں۔ اور ہمارے گرو پھر دنیا میں آئیں گے۔ اس وقت ہم اس کو چھاپیں گے۔ اسوقت پبلک اس سے آگاہ ہوگی۔ اور یہ لوگ پسند نہیں کرتے کہ کوئی ان کا گرنتھ سنے بھی۔ میں ایک دفعہ ۱۹۱۳ء میں ان کے ایک بڑے مندر میں گیا۔ وہاں مینے کوشش کی۔ کہ انکے گرنتھ کی کچھ نقلیں لوں۔ مگر افسوس کہ بجز چند زبانی باتوں کے میں اس میں کامیاب نہ ہوسکا۔ اگرچہ اب تک یہ مشکل عاید ہے۔ کہ یہ لوگ اپنے عقیدے کیوجہ سے اس اظہار اور نقل دینے پر راضی نہیں ہوتے۔ لیکن ہمیں ہمت نہیں ہارنی چاہیئے۔ ایک کمیشن مقرر ہونا چاہیئے۔ جو پنجاب اور بندھیل کھنڈ وغیرہ ہندوستان کے حصوں میں صوفیا نہ رنگ میں کچھ عرصہ دورہ کرکے اس فرقے کے ان اعتقادات اور ان حالات کی نسبت ایک مجموعی رپورٹ کرے۔ جو کہ عام طور پر ملنے جلنے اور خاص دریافت سے پتہ لگے۔ امید ہے کہ ان حالات کے شائع ہونے کے بعد ہم اس مرحلے پر پہنچ سکیں گے۔ کہ پوری کامیابی کے لئے ہمیں کیا کچھ کرنا چاہیئے۔

کاش ہم اس ہمت کے مطابق کام لیں۔ جو اسوقت آریہ اور ہندو صاحبان بالمیتاگ اور بالمیک کی قوم یا بھنگیوں کی نسبت توجہ کر رہے ہیں۔ اور انکو باوجود اس کے آن کے ساتھ ان کا ملنا جلنا اور کھانا پینا اور مساوات اصلی رنگ میں ہو ہی نہیں سکتی۔ پھر بھی انکو دن بدن اچھا لیتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ان تنظیموں سے کام لیکر ہم بھی سکھوں اور پرنامیوں کی بابت حوصلہ افزا دریافت کی بنیاد ڈالیں۔

KHILAFAT LIBRARY

لاہور کا افسوسناک ہنگامہ

۳؍ مئی کی شام کو تقریباً ۹ بجے شب کے سکھوں، ہندوؤں اور مسلمانوں میں فساد ہوگیا۔ بنائے فساد یہ معلوم ہوئی کہ لاہور محلہ چوہٹہ بستی بھگت میں جہاں ہندوؤں مسلمانوں سکھوں کی مخلوط آبادی ہے۔ ایک سکھ دو منزلہ مکان ... سکونت پذیر ہے۔ اس کی بیوی نے اوپر سے پانی پھینکا جو ایک مسلمان لڑکے (محمد اقبال) پر گرا۔ لڑکے نے سکھ عورت سے کہا کہ تونے بے سوچے سمجھے پانی ڈالکر میرے کپڑے کیوں خراب کئے۔ عورت مذکورہ نے معذرت کرنے کی بجائے اسے گالیاں دینی شروع کر دیں۔ لڑکا بھی مشتعل ہوا۔ اور سخت سُست کہنے لگا۔ جسپر محلے کے ایک دو ہندوؤں نے مصالحت کرا دینے کی بجائے اس عورت کو بھڑکایا۔ اور اسکے شوہر کی عدم موجودگی میں اُسے کوتوالی میں رپورٹ لکھوانے کیلئے لے گئے۔

رپورٹ یہ لکھوائی گئی۔ کہ لڑکے نے عورت پر دست درازی کرنیکا ارادہ کیا تھا جسکا تفتیش کے موقع پر کوئی ثبوت بہم نہ پہنچ سکا۔ بلکہ اہل محلہ نے لڑکے کے بیان کی تائید کی۔ بعض ہندوؤں اور مسلمانوں نے ملکر مصالحت کرا دینی چاہی لیکن اسی رات کو بعض ہندو سبھا کے ارکان اور بعض سکھوں نے اس عورت کے شوہر کو اشتعال دلایا جس سے مصالحت کا بنا بنایا کھیل بگڑ گیا۔ اور پولیس نے مقدمہ کا چالان کر دیا۔ ۳؍ مئی کو سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمے کی سماعت شروع ہوئی۔ دو تین ہزار ہندو اور سکھ جمع تھے۔ تھوڑی سی تعداد میں مسلمان بھی موجود تھے ہمیں سکھوں کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ آج رات کو باؤلی صاحب پر سکھوں اور ہندوؤں کا اجتماع ہوگا۔ شہر میں بھی اس کی منادی کرائی گئی۔

رات کو حسب قرارداد یہ اجتماع ہو رہا تھا۔ کہ کسی شخص نے پکار کر کہا کہ مسلمان کابلی مل کی حویلی میں ایک سکھ کو پیٹ رہے ہیں۔ حالانکہ اس واقعہ کی کوئی اصلیت نہ تھی۔ یہ سنتے ہی سینکڑوں سکھ جنکے پاس کرپانیں بھی تھیں سیدھے حویلی کابلی مل میں پہنچے اور بے خبر مسلمانوں پر اچانک حملہ آور ہوئے۔ چند مسلمان جو نماز پڑھ کر مسجد سے آرہے تھے کرپانوں کا شکار ہوئے۔ تین مسلمان اُسی وقت شہید ہو گئے۔ اور تین مجروح ہوئے وہ ہوکے میں ایک ہندو لڑکا بھی زخمی ہوا جو ہسپتال بھیجے گئے۔ ۴ مئی کو ۴ بجے شام کے بعد شہر میں ہڑتال تھی مقتول مسلمانوں کی لاشیں جو میو ہسپتال سے ورثا کو واپس دیگئیں۔ انکے مکانوں پر حویلی کابلی مل میں لائی گئیں۔ ان کے تجہیز و تکفین کرکے جنازے اٹھائے گئے۔ جنازوں کے ساتھ کئی ہزار مخلوق کا ہجوم تھا۔ مسلمان معززین کے علاوہ سید نور حسین سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی ہمراہ تھے۔ سپتلا مندر کے قریب کسی مکان سے پتھر پھینکے گئے۔ تو مسلمان مشتعل ہو گئے رہنماؤں نے انکے جوش کو فرو کیا۔ اور صبر کی تلقین فرمائی۔ آ... پتھر پھینکا گیا۔ جو ایک مسلمان کے سر پر لگا۔ اور خون ... سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اس پتھر اور زخمی کو کوتوالی بھیجدیا ... یونیورسٹی گراؤنڈ میں پہنچائے گئے۔ الحمولانا غلام مرشد ... جنازہ پڑھائی۔ اسکے بعد علامہ سر اقبال اور سر محمد شفیع ... کو صبر و سکون کی تلقین فرمائی۔

۹ بجے رات کے بعد بھی ہٹو میں چند مسلمانوں کی بائسکلیں ... چھین لیں اور انہیں سخت زدوکوب کیا۔ شہر میں فوج ... اس قسم کے حالات سے متاثر ہو کر مزید فوج طلب کی گئی۔ تمام ناکوں پر نگرانی ہو رہی ہے۔ رات بھر شہر میں مختلف چھوٹی اویزشیں اور آتش افگنی کی واردات بھی ہوئیں۔ مثلاً ... کے اندر پیپل والے صحن میں ایک مکان جلایا گیا۔ ... کے باہر ایک شوالے کے جلنے کی اطلاع ملی۔ مگر بعد میں معلوم ہوا بلکہ گرایا گیا اور بھاٹی دروازہ کے قریب ایک شوالہ تھا جس ... میں متعدد چوریوں کی اطلاعیں موصول ہوئیں۔ لیکن انکی تفصیل نامعلوم ہے۔ چھ آدمیوں کی لاشیں تھانے میں پہنچیں جن میں سے تین دو سکھوں کی اور ایک مسلمان کی ہے۔ دہلی دروازہ کے ... فتیر الوالہ دروازہ کے باہر ایک سکھ قتل ہوا۔ دہلی اور اکبری ... باہر گندی نالی میں سے تین لاشیں ملیں۔ ایک آٹھ نو سالہ ... عالمی اور مچھی ہٹہ کے درمیان قتل کر دیا گیا۔

۵؍ مئی کی صبح تک ۶۷ زخمی میو ہسپتال میں داخل ہو چکے ... بعض جان بحق بھی ہو گئے۔ زخمی ہنوز ہسپتال میں آ رہے ہیں ... ہوتا ہے۔ کہ شہر میں امن نہیں۔ حضور گورنر پنجاب ... تھے انہوں نے اس فساد کی وجہ سے سفر چند روز کیلئے ... صاحب ڈپٹی کمشنر دہر مسالہ گئے ہوئے تھے واپس آ ... مجسٹریٹوں اور دیگر سول افسروں سے قیام امن میں ... جا رہی ہے۔

شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہو گیا۔ گرفتا... صحیح تعداد ہنوز نہیں بتائی جا سکتی۔ کاش ہندو ... حالات کے نتائج سے متاثر ہوں۔ اور اپنے ... ایک دوسرے کی طرف سے صاف کر کے ملک میں ... آشتی کی فضاء پیدا کریں۔ (وکیل ۷ مئی)

بریں (۱) لاہور۔ چوہٹہ مفتی باقر نیز محلہ خرادیاں متصل چوک وزیر خان و کوچہ جوگیاں۔
بھاٹی دروازہ و رڈہ تبلیاں۔ چوتے منڈی و کوچہ شنکر داس و کوچہ
جوایا وغیرہ جہاں مسلمانوں کی آبادی زیادہ اور ہندو سکھوں کی کم تھی ۔ وہاں
نے اپنی قدیم رواداری پر کاربند ہوتے ہوئے راتوں جاگ کر ہندو سکھوں
ت کی۔ آیندہ پرچہ میں اسکے متعلق معززین ہندو سکھوں کی شہادتیں بھی درج
ں گی۔ اور مسلمانوں نے اپنی اس بہترین رواداری کا ایسے نازک وقت میں
۔ جبکہ لاہور میں مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ ہو رہا تھا۔ (۲) سابق شاہ
نے جو پیرس میں عطریات کا کارخانہ جاری کیا ہے۔ اس کی تمام عمارت سنگ مرمر
۔ جس میں عجیب و غریب دلفریب روشنیوں کا انتظام کیا گیا ہے ۔ (۳)
ا ہے۔ کہ مسلمانان پنجاب سترہ کروڑ روپیہ سالانہ سود دیتے ہیں ۔ (۴)
رلیمنٹ نے اس قانون کی تصدیق کر دی ہے۔ جس میں ایرانی حکومت کو تجرہ سے
اس ریلوے لائن بنانے کا اختیار دیا گیا ہے ۔ (۵) ایک نامہ نگار بغداد سے
دیتا ہے۔ کہ اس میں شک نہیں۔ کہ اب ترک لوگ سرزمین اناطولیہ میں عمدگی کے
یں چلا رہے ہیں۔ تمام ریلوے عہدہ دار نہایت چست واقع ہوئے ہیں۔ اور
تع وردیاں پہنتے ہیں۔ اب ترکی ٹوپی کی جدت نظر نہیں آتی۔ بلکہ انگریزی ٹوپیاں
تی ہیں۔ (۶) پنجاب یونیورسٹی نے میٹریکولیشن اور سکول لیونگ سرٹیفکیٹ
ان میں جغرافیہ اور تاریخ کو لازمی مضامین میں شامل کر لیا ہے ۔ (۷) بلدیہ
ی نے وائیسرائے کا شکریہ ادا کیا ہے۔ کہ انہوں نے پیدل چلکر شہر کے محلوں اور
وں کا معائنہ کیا۔ (۸) حکومت پنجاب ہر ضلع میں ایک انٹرمیڈیٹ کالج کھول
تی ہے۔ (۹) نیوزی لینڈ نے سنگاپور کا بحری مرکز بنانے کے لئے دس لاکھ
ذرانہ پیش کیا ہے۔ (۱۰) اندور کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اندور میں
ت کل ۸ آریہ سماجی ہیں۔ (۱۱) مسٹر جان بیتیک لتھونیا کی انجمن جغرافیائی کی طرف
یا کا سفر کر رہے ہیں۔ آپ متعدد ممالک اسلامیہ کی سیاحت کر چکے ہیں۔ آپ مصریوں
ح ہیں۔ کہ انہوں نے ریگستان میں نہریں نکال رکھی ہیں۔ آپ نے کہا کہ مصر کی
یادی بڑی مہمان نواز ہے۔ فلسطین کے لوگ بہی بڑے مسافر پرور ہیں۔ (۱۲)
اخبار المعظم رقم طراز ہے۔ کہ ایران کے وزیر خارجہ اور ایرانی قونصل اس غرض سے
ئے ہیں۔ کہ حکومت ․․․ کے ارباب حل و عقد سے گفت و شنید کر کے متنازعہ فیہ
تصفیہ کر لیا جائے۔ جو ہنوز معرض التوا میں پڑے ہوئے ہیں۔ (۱۳) ضلع مجسٹریٹ
(بنگال) نے حکم دیا ہے۔ کہ کیا ٹی پارٹی (اکالی) مسجد کے قریب ۳۰ گز کے فاصلہ تک
باجہ نہ بجایا جائے۔ (۱۴) گذشتہ اتوار کو فیض آباد میں آریہ سماجی عورتوں کا ایک
نکالا گیا۔ عورتیں ہارمونیم پر ایسے گیت گا رہی تھیں۔ جن میں شدھی کی ضرورت اور
ے فوائد بیان کئے گئے تھے۔ (۱۵) ڈاکٹر موتیچ بتوا کھلی میں تقریر کرنا چاہتے
لیکن دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کی وجہ سے تقریر کی اجازت نہ ملی۔ (۱۶) معلوم ہوا ہے کہ ڈیرہ دول سے
ں کا ایک جتھا پتوا کھلی کو ستیہ گرہ کے لئے جائیگا۔

شفائی

سانپ ․․․ بچھو کے کاٹنے سے مت ڈرو

چونکہ

قرص دافع ․․․ بچھو و سانپ تیار ہو گئے ہیں

کیونکہ موسم گرما میں بچھو اور سانپ کی کثرت ہو جاتی ہے۔ جسکے باعث اکثر لوگ ان کے کاٹے ہوئے زہریلے اثر سے پریشان پھرا کرتے ہیں۔ اور بر وقت کسی مجرب دوا کے نہ ملنے کے جھاڑ پھونک کروانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی انکی تکلیف میں کوئی خاص کمی واقع نہیں ہوتی ہے۔ لہذا پبلک کے نفع و آرام کی خاطر یہ قرص جو کہ سانپ اور بچھو کے زہریلے اثر کو دور کرنے میں نہایت مجرب ثابت ہوئے ہیں۔ اور جن کے لگاتے ہی زہریلا اثر دور ہو کر آرام ہونے لگتا ہے مشتہر کئے ہیں۔ پس ایسی نفع بخش دوا ہر ایک بال بچے والے گھر میں ہونا باعث آرام ہے۔ تاکہ وقت بے وقت اور رات بے رات کام آئے۔

قیمت ۱۲ قرص ٹکیہ کی عہ مع ترکیب استعمال خرچ پارسل ذمہ خریدار۔

نوٹ: فرمائش کے ہمراہ ۴ر کے ٹکٹ لفافہ میں بند کر کے روانہ فرما دیجئے۔ ورنہ تعمیل نہیں ہوگی۔

المشتہر: منیجر شفاخانہ سعادت منزل متعلقہ حکیم میر سعادت علی صاحب معالج امراض کہنہ متصل چوک اسپان شاہ علی بنڈہ حیدر آباد دکن۔

KHILAFAT LIBRARY

کیمیکل گولڈ سنہری لہریہ دار چوڑیاں

۱۲/۱۲

انکو کاریگر نے اس خوبصورتی سے بنایا ہے۔ کہ ہاتھ چوم لینے کو دل چاہتا ہے۔ پانچسو روپیہ کی چوڑیاں بنوا کر انکے سامنے رکھدو پھر دیکھو کونسی خوبصورت اور قیمتی معلوم ہوتی ہیں۔ تجربہ کار سنار ہی بجائے ہاتھ نہیں بتا سکتا کہ یہ سونے کی نہیں جہاں دکھائیے انہیں کوئی دو سو روپیہ سے کم نہیں بتا سکتا کسی قسم کی چوڑیاں انکا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ انکو ہاتھوں میں پہنا کر انکی بہار دیکھئے۔ گھڑی گھڑی میں ایک نئی طرز دیکھئے۔ دو چار الگ ہو جائیں تو پھول پتی معلوم ہوتی ہیں۔ اور سب الگ ہو جائیں تو لہریہ پڑ جاتا ہے۔ انکو پہن کر عورتیں عورتوں میں بیٹھیں تو وہ عورتیں جو دن رات سونا چاندی پہنتی ہیں انہیں دیکھ کر دنگ رہ جائیں گی۔ اور کہیں گی ہمیں بھی منگا دو۔ سب کی نظر ان پر نہ پڑے تو کوئی بات نہیں۔ چمک دمک رنگ ان چوڑیوں کا مثل سونے کے چمکتا رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ ۱۲ چوڑیوں کا دام عہ چار سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت۔ فرمائش کیساتھ ناپ کا آنا ضروری ہے۔

ملنے کا پتہ:- ایس۔ اے اصغر اینڈ کو مینا محل دہلی

KHILAFAT LIBRARY

آریہ سماج کو راہ راست پر لانیوالی کتابیں

آریہ مذہب کی حقیقت اس کتاب میں آریہ مذہب کی حقیقت کو اظہر من الشمس کیا گیا ہے زمیندار اور مسلم آوٹ لک کی یہ رائے ہے کہ آج تک جسقدر کتابیں آریہ مذہب پر لکھی گئی ہیں۔ ان سب پر یہ فوقیت لے گئی ہے۔ آریوں میں تبلیغ اور شدھی کی رو کو روکنے کیلئے یہ ایک ہی کتاب ہے۔ قیمت ایک روپیہ)

ہندو دھرم کی حقیقت سناتنی ہندو جن کی تعداد کروڑوں ہے اور جنھیں تبلیغ بھی نسبتاً آسان ہے آجتک اس وسیع قوم میں تبلیغ کیلئے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ یہ اپنی قسم کی پہلی کتاب ہے۔ ہندوؤں کی سب کتب کا عرق نکالکر رکھ دیا گیا ہے (قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ)

ست اُپدیش سکھ مذہب میں تبلیغ کیلئے بے نظیر کتاب ہے۔ جسنے اکثر پڑھا وہ عش عش کر اُٹھا خود حضرت خلیفۃ المسیح ثانی فرماتے ہیں کہ "مجھے یہ کتاب بہت ہی پسند آئی" اب تو صرف چند کاپیاں ہی باقی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ

ایک آریہ کے چھ سوالوں کا جواب پروفیسر رام دیو گورنر گوروکل کانگڑی کے اسلام کے برخلاف اس مشہور لیکچر کا مدلل اور مسکت جواب ہے۔ جو ۱۹۲۰ء میں آریہ سماج لاہور کے جلسہ پر دیا تھا۔ اور خود پروفیسر موصوف نے بھی ۶ فروری کی پرکاش میں اس جواب کی بہت تعریف کی۔ قیمت ۴ر

مسلمانوں کے احسان سکھوں پر مسلمانوں اور سکھوں میں نااتفاقی پیدا کرنے کیلئے بعض عیار لوگوں نے سکھوں کے برخلاف مسلمانوں کے فرضی مظالم کے جس قدر قصے گھڑے ہیں۔ وہ کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ یہ کتاب اس زہر کا بہترین تریاق ہے اس سے بڑھکر اسکی قبولیت اور کیا ہو سکتی ہے کہ سکھوں کے مشہور اخبار لائل گزٹ نے اس مضمون کو اپنے اخبار میں درج کیا۔ قیمت پانچ آنے۔

سکھ اور مسلمان یہ ایڈیٹر نور کا وہ معرکتہ الآراء لیکچر ہے۔ جو ۲۶ دسمبر ۱۹۲۵ء کو مرکزی سالانہ جلسہ قادیان میں دس بارہ ہزار کی حاضری میں دیا گیا۔ اور اسقدر مقبول ہوا کہ لوگوں کے اشتیاق اور اصرار پر بہت طبع کرایا گیا۔ قیمت صرف ۶ر

تفسیر سورۂ اخلاص یہ تفسیر جناب شہزادہ عبدالمجید خانصاحب مبلغ ایران کی قلم گوہر رقم کا نتیجہ ہے۔ صوفیانہ لطایف کی وہ بارش ہے کہ ایک دفعہ تو مردہ ارواح بھی وجد میں آکر رقص کرنے لگتی ہیں۔ ہدیہ صرف ۶ر

قضیہ گائے گائے کا سوال ہندو و مسلمانوں کے لئے جسقدر موجب الجھن ہو رہا ہے اس کی گرہ کشائی کرتے کرتے بڑے بڑے لیڈروں کے ناخن کند ہو گئے۔ اس ٹریکٹ میں ویدوں شاستروں وغیرہ کے حوالجات سے یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ قدیم زمانہ میں گائے کا سوال کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا تھا۔ قیمت ۲ر

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

موتی سرمہ رجسٹرڈ یہ امر تو اب اظہر من الشمس ہو چکا ہے کہ ہمارا ساختہ موتی سرمہ رجسٹرڈ ضعف بصر ککرے۔ خارش چشم۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ کوہانجی رتوند۔ ناخونہ۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ صرف دو روپے آٹھ آنہ۔ محصولڈاک علاوہ۔

ریلوے انسپکٹر کی شہادت جناب بابو فقیر اللہ صاحب پی ڈبلیو انسپکٹر گولڑہ جنگشن لکھتے ہیں کہ میں نے کئی اشتہاری سُرمے استعمال کئے مجھ فائدہ نہ ہوا مگر آپکے سرمہ کی جتنی تعریف کیجائے کم ہے۔ کیونکہ اسکے چند روز کے استعمال سے ہی عینک کی عادت جاتی رہی۔ اللہ آپکو اسکا اجر عظیم دے۔ فائدہ عام کیلئے آپ میری شہادت ضرور شایع کریں

اکسیر البدن جس طرح ہمارا مقبول عام موتی سرمہ رجسٹرڈ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو رہا ہے۔ ٹھیک اسیطرح ہماری ساختہ اکسیر البدن رجسٹرڈ بھی پٹھوں کی مضبوطی صالح خون کے پیدا کرنے ہاضمہ کو قوی اور امرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانے جسم کمزور دلمیں نئی اُمنگ اور اعضاء میں نئی ترنگ دماغ میں نئی نئی جولانی پیدا کرنیمیں تریاق ثابت ہو رہی ہے ایک ماہ کی خوراک صرف پانچ روپیہ۔ محصولڈاک علاوہ۔

تازہ شہادت جناب بابو غلام محمد صاحب اختر پارسل کلرک پشاور صدر سے لکھتے ہیں کہ میں نے اکسیر البدن کو استعمال کیا۔ بیحد مفید پایا۔ انکا اثر ان سب مقوی دواؤں سے جسقدر آجتک مینے دیکھیں افضل ہے۔ لہذا ایک ماہ کی خوراک بہت جلد میرے دوست جناب قاضی محمد یوسف صاحب کے نام بذریعہ وی پی بھیجدیں۔

گاؤں میں رہکر شہر کا لُطف گرمیوں کے دنوں میں کسکا دل لیمونیڈ اور سوڈا واٹر جیسے مفرح شربت کو نہیں للچاتا۔ مگر افسوس کہ دیہاتی بیچارے ان شہری نعمتوں سے محروم رہتے ہیں۔ اب دیہات والوں کو خوش ہونا چاہیئے۔ کہ خدا نے ان کی سُن لی۔ اور وہ گھر بیٹھے ہی جوہر لیمونیڈ اور سوڈا سے تازہ بتازہ لیمونیڈ اور سوڈا بناکر گرمیوں میں اس بے بہا نعمت سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔ قیمت جوہر لیمونیڈ دس بوتل ایک روپیہ وجوہر سوڈا واٹر ۱۲ بوتل ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

اکسیر معدہ گرمی کے دنوں میں تو تقریباً ہر ایک معدہ خراب ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ درد شکم۔ اپھارہ۔ بادگولہ۔ پیٹ کا گڑ گڑانا۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ ترش ڈکاریں۔ قے۔ جی کا متلانا۔ ہیضہ۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا وغیرہ ہوتا ہے۔ اکسیر معدہ نہ صرف ان عوارض کو دور کرتی بلکہ بھوک کو کھولتی ہاضمہ کو تیز کرتی رنگ کو نکھارتی ہے جس سے سادہ غذا بھی نعمت عظمےٰ ہو جاتی ہے۔ اسلئے اگر آپ اپنے معدہ کو قوی بناکر لطف زندگی سے بہرہ اندوز ہونا چاہتے ہیں۔ تو آج سے ہی اکسیر معدہ کا استعمال شروع کر دیں۔ قیمت ایک شیشی صرف دو روپے علاوہ محصولڈاک۔

موتی دانت پوڈر رجسٹرڈ حکماء اور ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ گندہ منہ اور میلے دانت ہزارہا بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو مقدم وضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج سے ہی موتی دانت پوڈر کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی کل بیماریوں کو دور کرتا انہیں فولاد کی طرح مضبوط بناتا اور موتیوں کی طرح چمکاتا اور بدبوئے دہن کو دور کرکے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک علاوہ۔

(ملنے کا پتہ۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب)

اردو مبلغ پانچ روپے

ہندی مبلغ چھ روپے

تصنیف حکیم و ویدو ہومیوپیتھ پنڈت ٹھاکردت شرما وید موجد امرت دھارا

کام و دی شاستر

حصہ اول

خضاب کا ہر کوئی... مفید

قیمت اردو مبلغ پانچ روپے ہندی مبلغ چھ روپے

اس میں ۲۴۵ دستی تصاویر اور ۵۰ فوٹو بلاک کی تصاویر دیگئی ہیں!

پانچویں بار چھپ کر تیار ہے جلدی منگوالیں کیونکہ بہت جلد بک جایا کرتی ہے اور پھر اگلے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا طالب علم درخواست نہ کریں۔ کام وگیان شاستروں کے نام پر لوٹ مچ رہی ہے اس ضروری مضمون کو بالکل غلط پیش کیا جاتا ہے پنڈت صاحب نے سینکڑوں کتب کے مطالعہ کے بعد صحیح طور پر اس علم سے پبلک کو واقف کرنے کے واسطے قلم اٹھائی ہے حصہ اول نکل کر پانچ بار چھپ چکا ہے حصہ دوم لکھا جارہا ہے۔ حصہ اول میں مرد و عورت کی جوانی و خوبصورتی کا مکمل بیان ہے ان کے اقسام پر مکمل بحث ہے اور انسانی جسم کے سوبرس پر مکمل روشنی ڈالی گئی ہے کتاب دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ زیادہ تعریف یہاں لکھنے کی ضرورت نہیں جبکہ ناپسند ہونے پر واپسی کی شرط ہے یعنی کتاب پہنچنے پر اگر ناپسند ہو تو ۳ دن کے اندر رجسٹری کرکے واپس کردیں تصاویر وغیرہ دیکھ کر قیمت ہم آپکو منی آرڈر کردینگے۔

پنڈت صاحب کی دیگر مفید و عجیب طبی کتب جن کے پڑھنے سے ہزاروں فائدہ اٹھا چکے اور ہزاروں اٹھائینگے!

نام کتاب	اردو	ہندی
کیا ہم لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی پر پیدا کر سکتے ہیں؟	۲/۰	۴/۰
رسالہ حفظ التقدم علاج	۷/	۱۰
رسالہ طب کا حکیم	۲/۰	۴/
کیا میں تندرست ہوں صحت		
درازی عمر کا راز	۸/	۱۲/
رسالہ وضع حمل	۶/	۱۰
رسالہ میٹھی نیند و فلسفہ خواب	۱۲/	۴
رسالہ عجیب طبی مضامین	۱۴/	۰
رسالہ صحت کے دس اصول	۴/	۱۳/
ہدایت الموسم	۱۳/	۴
رسالہ غذا و صحت	۱۲/	۴
سو سال جوان و تندرست کیوں کیسے؟	۴/	۰
دودھ اور دودھ کی اشیاء	۴/	۴
دودھ نباتات	۶/	۰

نام کتاب	اردو	ہندی
ہپناٹزم اور ذاتی تربیت	۶/۰	۰
جیو جٹسو جاپانی کشتی کے طریق	۴/	۱۰
تصاویر صحت	۳/۰	
نقشہ صحت روغنی	۱۲/	۱۲/
اہل ہند کی جسمانی کمزوری کے اسباب ان کا علاج۔	۱۰/	۱۰
پرورش اطفال	۱۴/	۱۳/
میرے ڈاکٹر چچا نے مجھے معاملات دنیاداری کی تعلیم کیسے دی	۵/۰	۱۲
ویرج کے متعلق علمی وطبی تحقیقات	۲/۰	۰
نشانات موت	۵/۰	۰

نام کتاب	اردو	ہندی
[illegible] حصہ ۱	۶/۰	۰
رسالہ طبیہ		
رسالہ برہمی	۴/	۰
رسالہ مجربات حکمائے ہند ۱	۳/۰	۰
" " ۲	۱۲/	۰
گیت پرکاش ہندی		
رسالہ مجربات حکمائے ہند ۳	۱۰/	۱۲/
" " ۴		
" بزرہ حصہ ۱	۱۴/	؏
" حصہ ۲		
دو فوائد کھٹے	۵/۰	
گنج مجربات		
علاج بالمفردات		
تحفہ سرور ۱	۲/۰	۱/
" " ۲	۵/۰	۰

نام کتاب	اردو	ہندی
تحفہ سرور ۳	۳/۰	۰
" ۴	۱/	۱/۴
رسالہ حکیم و مریض	۲/۰	۱/
رسالہ دہرول کا علاج نمبر ۱	۳/۰	۰
" نمبر ۲	؏	۰
رسالہ قبض	۱۰/	؍
لکھنؤ روگ دق و سل	۲/	۰
موتیے کا صدرکرم وان کی حقیقت		۰
رسالہ سرعت	۵/	۰
رسالہ آتشک با تصویر		۰
رسالہ سوزاک	۱۰/	۰
رسالہ نبض	۱۴/	۰
رسالہ دردسر	۲/۰	۰
رسالہ ہسٹریا اختناق الرحم	۵/	۰

نام کتاب	اردو	ہندی
دوش گیان علم الاخلاق	۱۳	۱۲/
دانت ان کی امراض و علاج	؏	۰
رسالہ چیچک	۱۴	؏
رسالہ ملیریا موسمی بخار	۹/	۱۰/
سیر کشمیر	۸/	۰
سشرت کا ترجمہ حصہ اول	۸/	۰
وید کے مشہور مرکبات	۱۴	۰
اصطلاحات ویدک	۹	۰
اصطلاحات یونانی	۱۰	۰
رسالہ انفلوئنزا	۶	۸/
شودھن و دیکھی	۴/	۰
فزیالوجی یا علم افعال	۱۰	۰
سیر یورپ و ولایت کی تہذیب کا مکمل نقشہ	۱۵	۰
رسالہ بیرو روگ	۰	۵/

المشتہر: منیجر امرت دھارا و شفاخانہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ: امرت دھارا ۲۰ لاہور

KHILAFAT LIBRARY